© rasailojaraid.com

قافلۂ شوق

از جناب روشؔ صدیقی

وہ سادگیٔ ناز وہ معصوم نگاہی
اعجاز ہے منجملۂ آیاتِ الٰہی

کیا جرمِ محبت سے بھی انکار ہے تجھکو
معلوم ہے اے دل تری ناکردہ گناہی

وہ خود بھی تو ہیں قافلۂ شوق میں شامل
تنہا تو نہیں قافلۂ شوق کا راہی

کچھ میری خموشی بھی تھی غمّازِ محبت
اس پر ترے اندازِ تغافل کی گواہی

تعمیرِ محبت کو یہ آغاز مبارک
ہر عالم محسوس ہے بیتابِ تباہی

ہیں حسنِ سراپا مری شبہائے تصور
ان سے بھی حسیں ہے تری زلفوں کی سیاہی

خاکِ درِ محبوب سے نسبت ہے روشؔ کو
چھو جائے نہ قدموں سے کہیں افسرِ شاہی

غزل

از جناب سید علی حسنین صاحب زیبا ایم۔اے

وہ دل جو کیفِ حسن و عشق کا حامل نہیں ہوتا
وہ چاہے اور جو کچھ بھی ہو لیکن دل نہیں ہوتا

طریقِ عشق میں گم گشتگی ہے رہنما شاید
بھٹکنے پر بھی میں آوارۂ منزل نہیں ہوتا

میں خود اک دامنِ گرداب کا آغوشِ طوفاں ہوں
میں خود اک سیل ہوں آسودۂ ساحل نہیں ہوتا

قسم پروانۂ آتش بجاں کی کھل کے کہتا ہوں
جمالِ شمع وجہِ گرمیٔ محفل نہیں ہوتا

معاذ اللہ یہ حق اور اہلِ حق کے ہنگامے
یہاں شورش کبھی ہنگامۂ باطل نہیں ہوتا

نہیں کچھ اور گر تسکینِ مایوسی تو ہے زیباؔ
غمِ امید ہی امید کا حاصل نہیں ہوتا

© rasailojaraid.com